ساحلی شہر میں سمندری پانی سے پینے کا پانی بنانے والا پلانٹ فعال

(نامہ نگار خصوصی)

کراچی کے ساحلی علاقے ابراہیم حیدری میں سمندری پانی سے پینے کا پانی بنانے والا پلانٹ پیر کے روز فعال کر دیا گیا۔ پلانٹ کی روزانہ پیداوار 76 ہزار گیلن ہے۔ اس سے ابراہیم حیدری، مبارک ولیج اور ماہی گیروں کی 6 بستیوں کے تقریباً 42 ہزار مکینوں کو فائدہ ہوگا۔ یہ پلانٹ ایک نجی فلاحی ادارے ساحل پانی فاؤنڈیشن نے 9 کروڑ روپے کی لاگت سے لگایا ہے۔

افتتاح کے موقع پر ادارے کے چیف ایگزیکٹو انجینئر کامران صدیقی نے بتایا کہ پلانٹ میں ریورس اوسموسس کا جدید نظام لگایا گیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ’’ہم نے دیکھا کہ یہاں کے لوگ کنوؤں کا کھارا پانی پینے پر مجبور ہیں، جس سے گردے کی بیماریاں عام ہیں۔ ہمارا مقصد منافع کمانا نہیں بلکہ ایک ایسا ماڈل بنانا ہے جسے دوسرے ساحلی دیہات میں بھی دہرایا جا سکے۔‘‘

پلانٹ کے آپریشن کے لیے 14 مقامی نوجوانوں کو تربیت دی گئی ہے۔ ان میں 5 خواتین بھی شامل ہیں۔ ٹریننگ مکمل کرنے والی ایک نوجوان ثمینہ بلوچ نے کہا کہ پہلے ان کے گھر کا زیادہ تر خرچ بیماروں کے علاج پر اٹھتا تھا، اب وہ اپنے گھر کے قریب ہی روزگار کر سکیں گی۔

ادارے کے مطابق پلانٹ سے نکلنے والا نمک اور دیگر باقیات ساحل سے دور گہرے پانی میں واپس سمندر میں ڈالی جائیں گی تاکہ آبی حیات متاثر نہ ہو۔ ماہرین ماحولیات کی ایک ٹیم ہر تین ماہ بعد اس کا معائنہ کرے گی۔ ضلعی ناظم ساحلی شہر نے اعلان کیا کہ ضلعی حکومت آئندہ مالی سال میں 3 مزید ایسے پلانٹ لگائے گی۔

(صفحہ اوّل کی بقیہ)

ہے۔ ہم نے ہمیشہ کہا ہے کہ ہمارا مقابلہ کسی فرد سے نہیں بلکہ ایک نظام سے ہے، اور ہم اس نظام کو اس وقت تک چیلنج کرتے رہیں گے جب تک ہر بچہ اپنی مادری زبان میں تعلیم حاصل کرنے کا حق حاصل نہیں کر لیتا۔‘‘

ڈاکٹر فرحانہ نے کہا کہ ان کی جماعت نے ہمیشہ پُرامن جدوجہد پر یقین رکھا ہے اور وہ اس راستے سے کبھی نہیں ہٹیں گی۔ ’’ہم نے دیکھا ہے کہ جب بھی ہم نے سڑکوں پر آنے کی کوشش کی، ہمارے کارکنوں کو گرفتار کیا گیا، ہمارے دفاتر سیل کیے گئے، اور ہمارے رہنماؤں کو دھمکیاں دی گئیں۔ لیکن ہم نے ہر بار واپس آ کر کام کیا ہے، کیونکہ ہمارا مقصد ذاتی نہیں بلکہ اجتماعی ہے۔‘‘

انہوں نے کہا کہ ان کی جماعت نے ہمیشہ پُرامن جدوجہد پر یقین رکھا ہے اور وہ اس راستے سے کبھی نہیں ہٹیں گی۔ ’’ہم نے دیکھا ہے کہ جب بھی ہم نے سڑکوں پر آنے کی کوشش کی، ہمارے کارکنوں کو گرفتار کیا گیا، ہمارے دفاتر سیل کیے گئے، اور ہمارے رہنماؤں کو دھمکیاں دی گئیں۔ لیکن ہم نے ہر بار واپس آ کر کام کیا ہے، کیونکہ ہمارا مقصد ذاتی نہیں بلکہ اجتماعی ہے۔‘‘

انہوں نے کہا کہ ان کی جماعت نے ہمیشہ پُرامن جدوجہد پر یقین رکھا ہے اور وہ اس راستے سے کبھی نہیں ہٹیں گی۔ ’’ہم نے دیکھا ہے کہ جب بھی ہم نے سڑکوں پر آنے کی کوشش کی، ہمارے کارکنوں کو گرفتار کیا گیا، ہمارے دفاتر سیل کیے گئے، اور ہمارے رہنماؤں کو دھمکیاں دی گئیں۔ لیکن ہم نے ہر بار واپس آ کر کام کیا ہے، کیونکہ ہمارا مقصد ذاتی نہیں بلکہ اجتماعی ہے۔‘‘

(صفحہ 2 کالم 3 میں ملاحظہ کریں)

ساحلی شہر میں سمندری پانی سے پینے کا پانی بنانے والا پلانٹ فعال

(نامہ نگار خصوصی)

کراچی کے ساحلی علاقے ابراہیم حیدری میں سمندری پانی سے پینے کا پانی بنانے والا پلانٹ پیر کے روز فعال کر دیا گیا۔ پلانٹ کی روزانہ پیداوار 76 ہزار گیلن ہے۔ اس سے ابراہیم حیدری، مبارک ولیج اور ماہی گیروں کی 6 بستیوں کے تقریباً 42 ہزار مکینوں کو فائدہ ہوگا۔ یہ پلانٹ ایک نجی فلاحی ادارے ساحل پانی فاؤنڈیشن نے 9 کروڑ روپے کی لاگت سے لگایا ہے۔

افتتاح کے موقع پر ادارے کے چیف ایگزیکٹو انجینئر کامران صدیقی نے بتایا کہ پلانٹ میں ریورس اوسموسس کا جدید نظام لگایا گیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ’’ہم نے دیکھا کہ یہاں کے لوگ کنوؤں کا کھارا پانی پینے پر مجبور ہیں، جس سے گردے کی بیماریاں عام ہیں۔ ہمارا مقصد منافع کمانا نہیں بلکہ ایک ایسا ماڈل بنانا ہے جسے دوسرے ساحلی دیہات میں بھی دہرایا جا سکے۔‘‘

پلانٹ کے آپریشن کے لیے 14 مقامی نوجوانوں کو تربیت دی گئی ہے۔ ان میں 5 خواتین بھی شامل ہیں۔ ٹریننگ مکمل کرنے والی ایک نوجوان ثمینہ بلوچ نے کہا کہ پہلے ان کے گھر کا زیادہ تر خرچ بیماروں کے علاج پر اٹھتا تھا، اب وہ اپنے گھر کے قریب ہی روزگار کر سکیں گی۔

ادارے کے مطابق پلانٹ سے نکلنے والا نمک اور دیگر باقیات ساحل سے دور گہرے پانی میں واپس سمندر میں ڈالی جائیں گی تاکہ آبی حیات متاثر نہ ہو۔ ماہرین ماحولیات کی ایک ٹیم ہر تین ماہ بعد اس کا معائنہ کرے گی۔ ضلعی ناظم ساحلی شہر نے اعلان کیا کہ ضلعی حکومت آئندہ مالی سال میں 3 مزید ایسے پلانٹ لگائے گی۔

(صفحہ اوّل کی بقیہ)

ہے۔ ہم نے ہمیشہ کہا ہے کہ ہمارا مقابلہ کسی فرد سے نہیں بلکہ ایک نظام سے ہے، اور ہم اس نظام کو اس وقت تک چیلنج کرتے رہیں گے جب تک ہر بچہ اپنی مادری زبان میں تعلیم حاصل کرنے کا حق حاصل نہیں کر لیتا۔‘‘

ڈاکٹر فرحانہ